السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آیات قرآنی سے تعویذ گلے میں ڈالنا یا بازو پر باندھنا جائز ہے یا نہیں؟ جواز یا عدم جواز پر قرآن وحدیث سے کیا دلیل ہے!السائل : ۔ حاجی ابراہیم حسین سیٹھ بنگلور مورخہ ۲۳/۱۲/۴۰

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

مشکوۃ میں ہے : ۔ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذافزع احدکم فی النوم فلیقل اعوذ بکلمات اللہ التامات من غضبہ وعقابہ وشر عبادہ ومن ہمزات الشیاطین وان یحضرون فانہا لن تضرہ وکان عبداللہ بن عمرو یعلمہا من بلغ من ولدہ ومن لم یبلغ منہم کتبہا فی صک ثم علقہا فی عنقہ رواہ ابوداود والترمذی وہذا لفظہ (مشکوۃ باب الاستعاذہ ص ۲۱۷) عمرو بن شعیب اپنے باپ وہ اپنے دادے سے (عبداللہ بن عمرؓ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جو اپنی نیند میں گھبرائے وہ یہ کلمات پڑھے اعوذ الخ یعنی میں خدا کے پورے کلمات کے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں اس کے غضب سے اس کے عذاب سے اس کے بندوں کے شر سے اور شیاطین کے وسوسوں سے اور اس سے کہ میرے پاس حاظر ہوں۔ پس وہ خواب اس کو بالکل نقصان نہیں دے گی۔ اور عبداللہ بن عمرؓ کی اولاد سے جو بالغ کو جاتا، عبداللہ بن عمروؓ اس کو یہ کلمات سکھادیتے۔ اور نا بالغ (1) ہوتا کاغذ پر لکھ کر اس کے گلے میں دال دیتے۔ اس کو ابوداود اور ترمذی نے روایت کیا۔ عموما جواز کے لئے یہ دلیل پش کی جاتی ہے مگر اس پر اعتراض ہوتا ہے کہ یہ صحابی کا فعل ہے اور صحابہؓ دوسری طرف بھی ہیں تو پھر فیصلہ کیا ہوا؟ نواب صدیق حسن خاں مرحوم نے دین خالص۔ میں پہلے یہ حدیث ذکر کی ہے۔

عن ابن مسعودؓ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرقی والتمائم والتولتہ شرک رواہ احمد وابوداود

ابن مسعودؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دم۔ تعویذ، عمل سب یہ شرک ہے۔ اس کے بعد اس کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں : ۔ اقول ان العلماء من الصحابۃ والتابعین فمن بعد ہم اختلفوا فی جواز تعلیق التمائم التی من القران واسماء اللہ تعالی وصفاتہ فقالت طائفۃ یجوز ذلک وہو قول ابن عمرو بن العاص وہو ظاہر ماروی عن عائشۃ وبہ قال ابو جعفر ن الباقر واحمد فی روایۃ وحملوا الحدیث علی التمائم التی فیہا شرک وقالت طائفۃ لایجوز ذلک وبہ قال ابن مسعودؓ وابن عباسؓ وہو ظاہر قول جذیفۃ وعقبۃ بن عامر وابن علیم وبہ قال جماعۃ من التابعین منہم اصحاب ابن مسعود واحمد فی روایۃ واختارہا کثیر من اصحابہ وجزم بہ المتاخرون واحتجوا بہذا الحدیث ومافی معناہ (دین خالص حصہ اول ص ۳۴۴)

صحابہ تابعین اور ان کے بعد کے علماء میں قرآن مجید اور اسماء اور صفات الہی کے تعویذوں کے متعلق اختلاف ہے۔ ایک جماعت جواز کی قائل ہے ان سے عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ اور حضرت عائشہؓ کے قول سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے اور ابو جعفر باقرؒ بھی اسی کے قائل ہیں۔ اور امام احمدؒ سے بھی ایک روایت اسی کے موافق ہے اور حدیث مذکور کو شرکیہ تعویذوں پر محمول کرتے ہیں۔ اور ایک جماعت عدم جواز کی قائل ہے اور عبداللہ بن مسعودؓ اور عبداللہ بن عاسؓ کا بھی یہی مذہب ہے!اور حذیفہؓ اور عقبہ بن عامرؓ اور ابن حکیمؓ کے قول سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے اور ایک جماعت تابعین سے بھی اسی کی قائل ہے ان سے اصحاب ابن مسعودؓ ہیں۔ اور ایک روایت امام احمد سے بھی اسی کے موافق ہے امام احمدؒ کے بہت سے اصحاب نے اسی کو اختیار کیا ہے اور متاخرین کا بھی یہی مذہب ہے اور دلیل اس کی حدیث مذکور اور اس کے ہم معنی دیگر روائتیں (2) پش کرتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسئلہ مختلف فیہا ہے اور دونوں طرف صحابہؓ ہیں تو اب فیصلہ کسی اور دلیل سے ہونا چاہیے صرف کسی صحابیؓ کا قول وفعل پش کردینا کافی نہیں۔ پس اب سنیے : ۔ حدیث مذکور میں تین چیزیں ذکر ہوئی ہیں۔ رقیہ ۱۔ تمیمہ ۲۔ تولہ ۳۔ یعنی دم ۱۔ تعویذ ۲۔ اور عمل حب ۳ حدیث میں ان تینوں پر شرک کا حکم لگایا گیا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ نفس ان تینوں کا شرک ہے یا ان کی قسمیں ہیں جیسے بعض شرک ہیں بعض غیر شرک ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ نفس دم یعنی ذات دم کی یا ذات تعویذ یا ذات عمل حب کی شرک نہیں بلکہ ان کی بعض قسمیں شرک ہیں اور اس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جو مشکوۃ میں ہے : ۔ عن عوف بن مالک الاشجعی قال کنا فرقی فی الجاہلیۃ فقلنا یا رسول اللہ کیف تری فی ذلک فقال اعرضوا رقاکم لاباس بالرقی مالم یکن فیہ شرک (مشکوۃ کتاب الطب ص ۳۸۸) عوف بن مالک سے روایت ہے کہ ہم جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ سے ہم نے اس کی بابت دریافت کیا تو فرمایا اپنے دم مجھ پر پش کرو۔ جب دم میں شرک نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔ اس کی ہم معنی اور بھی کئی احادیث ہیں جو مشکوۃ وغیرہ میں موجود ہیں۔ اور یہ صرف جاہلیت کے دموں کے متعلق ہیں اور جو دم قرآن وحدیث کے ہیں وہ ان کے علاوہ ہیں۔ ان سے معلوم ہوا کہ نفس دم مراد نہیں بلکہ اس کی بعض قسمیں (کلمات شرکیہ) مراد ہیں۔ اور جب اس کی بعض قسمیں مراد ہوئیں تو باقی دو میں بھی بعض مراد ہوں گی کیونکہ جیسے دم کی بعض قسمیں شرکیہ ہیں بعض غیر شرکیہ اسی طرح باقی دو کا حال ہے۔ پس تفریق کی کوئی وجہ نہیں۔ اسی لئے جواز کے قائل ہیں، انہوں نے حدیث مذکورہ کو شرکیہ تعویذوں پر محمول کیا ہے جیسے نوب صاحبؒ کی عبادت مذکورہ میں اس کی تصریح ہے۔ اور تمیمہ اور تولہ کی تفسیر بھی اسی کی موید ہے چنانچہ فیل الاوطار جلد ۸ کتاب الطب باب ماجاء فی الرفی والتمامہ ص ۴۴۴ میں ہے۔ التمائم جمع تمیمۃ وہی حرزات کانت لاعرب تعلقہا علی اولادہم یمنعون بہا العین فی زعمہم فابطلہ الاسلام۔ یعنی تمیمہ منکے ہیں جو نظر سے بچاؤ کے لئے عرب اپنے اعتقاد کی بناء پر اپنی اولاد کے گلے میں باندھتے تھے۔ پس اسلام نے اس کو باطل کردیا۔ اور تولہ کی تفسیر میں لکھا ہے : ۔ قال الخلیل التولۃ شبیہ بالسحر۔ یعنی خلیل کہتے ہیں تولہ جادو کے مشابہ ہے۔ اور حافظ ابن حجرؒ فتح الباری جزء ۲۳ باب باب الرقی بالقران الخ ص ۴۱۸ مین لکھتے ہیں : ۔ والتولۃ شی کانت امراۃ تجلب بہ محبۃ زوجہا وہو نوع من السحر یعنی تولہ ایک شے ہے جس کے ذریعے عورت اپنے خاوند کی محبت کھینچ لیتی ہے اور وہ ایک قسم جادو ہے۔ فیل الاوطار میں خلیل کے قول کے بعد یہ بھی لکھا ہے : ۔ وقد جاء تفسیرہ عن ابن مسعود کما اخرجہ الحاکم وابن حبان وصححاہ انہ دخل علی امراۃ وفی عنقہا شی معقود فجدبہ فقطعہ ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الرقی والتمائم والتولۃ شرک قالوا یا ابا عبداللہ (3) ہذا التمام والرقی قد عرفناہا فما التولۃ قال شی یصنعہ النساء متحببن الی ازواجہن یعنی من السحر قیل ہو خیط یقرا فیہ من السحر او قرطاس یکتب فیہ شی منہ یتحبب بہ النساء الی قلوب الرجال اوالرجال الی قلوب النساء فاما ماتحبب بہ المراۃ الی زوجہا من کلام مباح کما یسمی الغنج وکما تلبسہ للزینۃ او تطعمہ من عقار مبلح اکلہ اواجزاء حیوان ماکول مما یعتقدانہ سبب الی محبۃ زوجہا لما اودع اللہ تعالی فیہ من الخصیصۃ بتقدیر اللہ لانہ یفعل ذلک بذاتہ قال ابن رسلان فالظاہر ان ہذا جائز لااعرف الآن مایمنعہ فی الشرع انتہیاور تولہ کی تفسیر خود عبداللہ بن مسعودؓ سے آئی ہے جس کو حاکمؒ اور ابن حبانؒ نے روایت کیا ہے اور صیح بھی کہا ہے۔ وہ

یہ کہ انہوں نے اپنی بیوی کے گلے میں کچھ بندھا ہوا دیکھ کر اس کو توڑ دیا اور کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے رقی اور تمائم اور تولہ شرک ہے ۔ لوگوں نے کہا اے ابو عبدالرحمن! رقی اور تمائم کو تو ہم جانتے ہیں تولہ کیا شے ہے ؟ کہا ایک شے ہے جو عورتیں خاوندوں کی محبت کے لئے بناتی ہیں یعنی جادو کی قسم ہے ۔ کہا گیا وہ ایک تاگہ ہے جس پر جادو سے کچھ پڑھا جاتا ہے یا کاغذ ہے جس میں جادو سے کچھ لکھا جاتا ہے جس کے ذریعے عورتیں مردوں کو محبوب ہوجاتی ہیں یا مرد عورتوں کو محبوب ہوجاتے ہیں ہر حال کلام مباح سے عمل حب نزاکت (4) اور زنبت کی طرح یا کوئی مباح جڑی بوٹی کھلا کر یا حلال جانور کے اجزاد کھلا کر جن کے متعلق اعتقاد ہو کہ ان میں تقدیر الہی کے ساتھ نہ ذاتی طور پر محبت پیدا کرنے کی خاصیت ہے اس قسم کے عمل حب کی بابت ابن سلمان نے کہا ہے کہ ظاہر یہی ہے کہ یہ جائز ہے ۔ شریعت میں اس کے منع کی کوئی دلیل میں نہیں جانتا ۔ اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ صرف شرک والی صورتیں منع ہیں باقی جائز ہیں ۔ ہاں پرہیز افضل ہے جس کی دو وجہیں ہیں ۔ ایک یہ کہ اختلافی بات میں اختلاف سے نکل جانا بہتر ہے روحانی علاج میں زیادہ تر ان باتوں پر عمل درآمد چاہیے جان پر رسول اللہ ﷺ اور عام طور پر سلفؒ کا عمل ہو یا احادیث میں ان کی ترغیب ہو کیونکہ روحانیات کا تعلق اعتقاد سے زیادہ ہے اور اعتقاد عموماً عمل سے ظاہر ہوتا ہے ۔ نواب صاحبؒ نے بھی جائز قرار دیتے ہوئے آخر یہی فیصلہ کیا ہے کہ پرہیز افضل ہے چنانچہ عبارت مذکورہ بالا (جس میں سلف کا اختلاف ذکر کیا ہے) کے بعد لکھتے ہیں : ۔ قال بعض العلماء وہذا (ای عدم الجواز) ہو الصیح لوجوہ ثلثۃ تظہر للمتامل الاول عموم النہی ولا مخصص الثانی سد الذریعۃ فانہ یغض الی تعلیق من لیس کذلک الثالث انہ اذا علق فلا یدان یمتہنہ بحملہ معہ فی حال قضاء الحاجۃ والاستنجاء ونحو ذلک قال وتامل ہذہ الاحادیث وما کان علیہ السلف یتبین لک بذلک غربۃ الاسلام خصوصا ان عرفت عظیم ما وقع فیہ الکثیر بعد القرون الفضلۃ من تعظیم القبور ماتخاذہا المساجد والاتبال الیہا بالقلب والوجہ وصرف الدعوت والرغبات والرہبات والواع العبادات التی ہی حق اللہ تعالی الیہا من دونہ کما قال تعالی ولاتدع من دون اللہ مالا ینفعک ولایضرک فان فعلت فانک اذا من الظالمین وان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الاہو دان یروک بخیر فلاراد لفضلہ ونظائرہا فی القران اکثر من ان یحصرا انتہی قلت غربۃ الاسلام شی وحکم المسئلۃ شی اخر والوجہ الثالث المتقدم لمنع التعلیق ضعیف جدا لانہ لامانع من نزع التمائم عند قضاء الحاجۃ ہو نحوہا لساعۃ ثم یعلقہا والراجح فی الباب ان ترک التعلیق افضل فی کل حال بالنسبۃ الی التعلیق الذی جوزہ بعض اہل العلم بناء علی ان یکون بما ثبت لا بما لم یثبت لان التقویلہ مراتب ولذا الاخلاص وفوق کل رتبتہ فی الدین رتبتہ اخری والمحصلون لہا اقل ولہذا وردفی الحدیث فی حق السبعین الفا یدخلون الجنۃ بغیر حساب انہم ہم الذین لایرقون ولایسترقون مع ان الرقی جائزۃ وردت بہا الاخبار والاثار واللہ اعلم بالصواب والمتقی من یترک مالیس بہ خوفا مما فیہ باس (فصل رد شرک الرقی والتمائم ص ۳۴۴ ۔ ۳۴۵) بعض علماء نے کہا ہے کہ عدم جواز ہی صیح ہے جس کی تین وجہیں ہیں ایک یہ کہ مذکور عام ہے اور مخصص کوئی نہیں ۔ دوم سدباب کیونکہ تعویذ کی اجازت دی جائے ۔ تو لوگ آہستہ آہستہ مشتبہ یا شرکیہ الفاظ والے تعویذ بھی استعمال کرنے لگ جائیں گے ۔ سوم پاخانہ پیشاب کے وقت تعویذ ساتھ لے جانے سے کلام الہی اور اسماء الہی کی توہین ہوگی ۔ اور بعض علماء نے کہا ہے کہ ان احادیث میں اور روش سلف میں غور کرتا کہ تیرے لئے غربت اسلام واضح ہوجائے خاص کر جب تو دیکھے کہ خیر قرون کے بعد لوگ کس قدر خرابیوں میں واقع ہوگئے قبروں کی تعظیم، ان کو مسجدیں بنانا دل وجان سے ان کی طرف آمد ورفت ۔ قبروں والوں کو پکارنا، ان سے امید وخوف رکھنا ۔ کئی طرح کی عبادت کرنا جو خاص خدا کا حق ہے ۔ قرآن مجید میں ہے ۔ ایسی شے کو نہ پکار جو نہ کچھ نفع دے سکے نہ نقصان اگر تو ایسا کرے گا تو ظالم ہوجائے گا ۔ اور خدا اگر تجھے ضرر پہنچائے تو کوئی اسے کھولنے والا نہیں اور اگر تیرے ساتھ خیر کا ارادہ کرے تو کوئی اس کے فضل کو رد کرنے والا نہیں ۔ اس قسم کی آیتیں بہت ہیں ۔ میں (نواب صدیق حسن) کہتا ہوں کہ غربت اسلام علیحدہ شے ہے اور مسئلہ علیحدہ شے ہے ۔ اور تیسری وجہ بالکل کمزور ہے کیونکہ تھوڑی دیر کے لئے پاخانہ پیشاب کے وقت تعویذ کھولا جاسکتا ہے اور افضل ترک تعویذ جس کا کوئی ثبوت نہیں ۔ اور جو ثابت ہے اس کا ترک اس لئے افضل ہے کہ تقوی اور اخلاص کے کئی مراتب ہیں اور دین میں ہر مرتبہ کے اوپر دوسرا مرتبہ ہے اور اس کے حاصل کرنے والے بہت کم ہیں ۔ اسی واسطے ستر ۷۰ ہزار آدمی جو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے ۔ ان کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ وہی ہیں جو نہ دم کرتے ہیں نہ کرواتے ہیں حالانکہ دم جائز ہے چنانچہ اخبار آثار میں آیا ہے ۔ اور متقی وہ ہے جو اس شے کی وجہ سے ہی میں ڈر ہے اس شے کو بھی چھوڑ دے جس میں ڈر نہیں ۔ نواب صاحب مرحوم نے اس عبارت میں بعض علماء کی پہلی وجہ کی طرف اس لئے توجہ نہیں کی کہ وہ ظاہر البطلان ہے ۔ کیونکہ دم ۔ تمیمہ ۔ تولہ کی ذات شرک نہیں بلکہ بعض قسمیں شرک ہیں چنانچہ اوپر بیان ہوچکا ہے تو حدیث عموم پر کیسے محمول ہو سکتی ہے ۔ دوسری وجہ کو نواب صاحب یہ کہہ کر رد کردیا ہے کہ غربت اسلام علیحدہ شے ہے اور مسئلہ علیحدہ شے ہے گویا سدباب سے بعض علماء کا مطلب یہ تھا کہ جیسے قبروں کا معاملہ برائی کی طرف ترقی کرکے غربت اسلام کا باعث ہوگیا اسی طرح قرآن حدیث کے الفاظ کے ساتھ تعویذ کرتے کرتے کہیں غیر مشروع الفاظ کے ساتھ بھی تعویذوں کا راستہ نہ کھل جائے جو غربت اسلام کا ذریعہ بن جائے ۔ نواب صاحبؒ نے اس کا جواب دیا کہ اس طرح کی غربت اسلام اصل مسئلہ میں مخل نہیں ۔ مثلاً قبروں میں ضرافات ہونے سے مسنون طریق پر ان کی زیارت منع نہیں ہوسکتی ۔ ٹھیک اسی طرح تعویذ کا معاملہ ہے ۔ تیسری وجہ پر نواب صاحب نے بہت کمزور ہونے کا حکم لگایا ہے ۔ اور واقعی وہ بہت کمزور ہے ۔ رسول اللہ ﷺ انگوٹھی پہنتے تھے ۔ ٹٹی جانے کے وقت اتار دیتے تھے ۔ پھر مڑھانے کی صورت میں شاید یہ بے ادبی نہ رہے ۔ بہر صورت جواز میں کوئی شبہ نہیں ۔ مگر ان الفاظ کے ساتھ جو قرآن وحدیث سے ثابت ہوں ۔ یا ان کے ہم معنی ہوں مشتبہ نہ ہوں لیکن باوجود جواز کے نواب صاحبؒ فرماتے ہیں کہ ترک افضل ہے کیونکہ حرام سے بچ کر جائز پر اکتفا کرنا اگرچہ تقوی ہے مگر تقوی اور اخلاص اسی پر ختم نہیں بلکہ اس کے بہت سے مراتب ہیں اور ہر مراتب کے اوپر ایک اور مرتبہ ہے جس کو حکم لوگ پہنچتے ہیں ۔ اسی لئے ستر ۷۰ ہزار آدمی کہ جو نہ دم کرتے ہیں نہ کرواتے ہیں حالانکہ دم کے جواز میں احادیث اور آثار سلف بہت آئے ہیں ۔ تو اگر تقوی کی حد صرف جواز تک ہوتی تو پھر ترک (5) دم کے ساتھ ان ستر ہزار کی تعریف کیوں ہوتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ اصل تقوی جائز پر اکتفا کرنے میں نہیں بلکہ جائز کو بھی چھوڑ کر اختیار والی صورت اختیار کرنے میں ہے ۔ پس افضل ترک ہے واخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین ۔ عبداللہ امرتسری مورخہ ۲۸/۲۱/۵۹ھ مطابق ۲۷/۱/۴۱

---

(1) بعض کہتے ہیں ۔ کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تعویذ ڈالنا ہو تو نابالغوں کو ڈالو ۔ بالغوں کو نہ ڈالو ۔ مگر یہ کہنا ٹھیک نہیں کیونکہ اگر بالغوں کے لئے ناجائز ہوتا تو نہ بالغوں کے لئے بھی جائز ہوتا ۔ جیسے سونا چاندی ریشم وغیرہ، کیونکہ عموماً چھوٹے بڑوں کے لئے اس قسم کے احکام یکساں ہوتے ہیں ۔ خاص کر جہاں ان پڑھا اس بارہ میں بچوں کے حکم میں ہیں ۔ کیونکہ ان کو پڑھنا مشکل ہے ہاں اس سے یہ ضرور نکلتا ہے کہ پڑھنا افضل ہے حتی الوسع اسی کی کوشش چاہیے

(2) بعض حدیث من تعلق شیئا وکل الیہ، پیش کرتے ہیں ۔ یعنی جس نے کسی شے سے تعلق پیدا کیا وہ اسی کی طرف سونپا جائیگا ۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہیے کہ تعلق دو طرح کا ہوتا ہے ایک دل سے ایک فعل سے چنانچہ نواب صاحبؒ نے دین خالص حصہ اول کے ص ۳۴۵ میں اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے اس کی تصریح کی ہے دل سے تعلق یہ ہے کہ غیر پر بھروسہ کرلے اور فعل سے یہ ہے کہ اس کے مطابق عملدرآمد کرے اس میں ہر قسم کے اسباب معیشت اور دم، تعویذ وغیرہ داخل ہیں ۔ پس یہ ممانعت خاص تعویذ سے تعلق نہیں رکھتی بلکہ ہر قسم کے اسباب سے ہے ۔ جب جہ ان پر بھروسہ کرلیا جائے ۔ ۱۲

(3) اصل میں اسی طرح ہے مگر غلط معلوم ہوتا ہے کیونکہ عبداللہ بن مسعودؓ کی کنیت ابو عبدالرحمن مشہور ہے ۔ اور نواب صاحبؒ نے بھی دین خالص جلد اول فضل ردالشرک الرقی والتمائم ص ۳۴۵ میں یہ روایت ذکر کی ہے اس میں یا ابا عبداللہ کی بجائے یا ابا عبدالرحمن ہے پس صیح یہی ہے ۱۲۰

(4) اس سے امام شوکانیؒ دلیل جواز کی طرف اشارہ کررہے ہیں ۔ یعنی کلام مباح سے عمل حب کی مثال ایسی ہے جیسے وہ شے جس کا نام غنج (نزاکت) رکھا جاتا ہے اور وہ شے جو عورتیں نہ زینت کے لئے پہنتی ہیں کشش کا ذریعہ ہیں ۔ ۱۲ منہ

(5) اس حدیث میں دم سے مراد جاہلیت کے دم ہیں جو کلمات شرکیہ یا کلمات مشتبہ سے ہیں لیکن قرآن وحدیث کے الفاظ نہیں ہے قرآن وحدیث میں ان کی ترغیب یا تعریف آئی ہے ایسے دموں سے پرہیز کی یہ فضیلت

ہے کہ بغیر حساب کے جنت کا وعدہ ہے۔ رہے وہ دم جن کی قرآن وحدیث میں تعریف یا ترغیب آئی ہے یا خود رسول اللہ ﷺ یا خاص صحابہ ؓ کا ان پر عمل رہا ہے تو ایسے دم کرنیوالے کے مرتبہ میں کوئی کمی نہیں آتی مثلا بخاری وغیرہ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ سوتے وقت اخیر کی تین سورتیں پڑھ کر ہاتھوں پر پھونک کر بدن پر مل لیا کرتے تھے تین دفعہ اسی طرح کرتے۔ اور مرض الموت میں

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاوی علمائے حدیث]

جلد10 ص79-88

محدث فتویٰ